روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۴۴-۷۹ نمبر ۲۷۱ | اتوار-۲۹ جمادی الثانی-۱۴۱۵ھ ۴-فتح ۱۳۷۳ ھش ۴-دسمبر ۱۹۹۴ء

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

اگر تم نے تمام باتوں میں خدا تعالیٰ کی رضامندی کو مقدم رکھا اور مدت دراز کی تمام عادتوں کو بدل دیا تو یاد رکھو کہ بڑے ثواب کے مستحق ہو۔ عادت کو چھوڑنا آسان بات نہیں۔ دیکھتے ہو کہ ایک افیونی یا جھوٹ بولنے والے کو جو عادت پڑ گئی ہوئی ہوتی ہے اس کا بدلنا کس قدر مشکل ہوتا ہے۔ اس لئے جو اپنی عادت کو خدا تعالیٰ کے واسطے چھوڑتا ہے تو وہ بڑی بات کرتا ہے۔ یہ نہ سمجھو کہ عادت چھوٹی ہو یا بڑی ایک عرصہ تک انسان جب گناہ کرتا ہے. تو اس کے قویٰ کو ایک عادت اس کے کرنے کی ہو جاتی ہے۔ تو کیا تمہارے نزدیک اسے چھوڑ دینا کوئی چھوٹی بات ہے؟ جب تک کہ انسان کے اندر ہمت استقلال نہ ہو تب تک یہ دور نہیں ہو سکتی۔

(ملفوظات جلد سوم ص ۲۰۵)

محترمہ ساجدہ حمید صاحبہ ہارٹلے پول برطانیہ میں انتقال فرما گئیں

افسوس سے اعلان کیا جاتا ہے کہ محترمہ ساجدہ حمید صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر حمید احمد خان صاحب ہارٹلے پول برطانیہ مورخہ ۳-دسمبر ۱۹۹۴ء کو برطانیہ کے وقت کے مطابق صبح چھ بجے ہارٹلے پول میں وفات پا گئیں۔ ان کی عمر ۴۸ سال تھی۔ آپ محترم بریگیڈیئر وقیع الزمان صاحب کی صاحبزادی تھیں آپ کئی سال سے کینسر کی مریضہ تھیں۔

موصوفہ دعوت الی اللہ سے غیر معمولی شغف رکھتی تھیں ہارٹلے پول برطانیہ میں انگریز نو احمدیوں پر مشتمل جماعت موصوفہ اور ان کے خاوند کی کوششوں کا نتیجہ ہے۔ محترمہ ساجدہ صاحبہ حضرت سیدہ طاہرہ صدیقہ ناصر صاحبہ کی بھابی تھیں۔ احباب کرام سے موصوفہ کی بلندی درجات کے لئے دعاؤں کی درخواست ہے۔

تقریبات نکاح و رخصتانہ

○ عزیزہ محترمہ ڈاکٹر مبشرہ جبین صاحبہ بنت مکرم صوبیدار (ریٹائرڈ) محمد رفیق خان صاحب زعیم اعلیٰ انصار اللہ دار النور فیصل آباد کا نکاح بہمراہ عزیز مکرم ڈاکٹر محمد یحییٰ بٹ صاحب ابن مکرم غازی محمد اسماعیل بٹ صاحب رحمان پورہ کالونی لاہور مورخہ ۱۸-نومبر ۹۴ء بعوض پچاس ہزار روپے حق مہر پر محترم راجہ منیر احمد خان صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان نے ایسٹ ان ہوٹل میں پڑھا۔ ڈاکٹر مبشرہ جبین صاحبہ حضرت ڈاکٹر فضل الکریم صاحب (وفات یافتہ) رفیق حضرت بانی سلسلہ کی نواسی اور مکرم محمد منور عابد صاحب صدر خدام الاحمدیہ جرمنی کی ہمشیرہ ہیں۔

مورخہ ۱۷-نومبر کو مکرم کیپٹن محمد زبیر شاہد صاحب ابن صوبیدار (ریٹائرڈ) محمد رفیق خان صاحب کی تقریب شادی بہمراہ عزیزہ مکرمہ اقصیٰ حکیم صاحبہ بنت مکرم ڈاکٹر اعجاز احمد خان صاحب ربوہ (نواسی محترم ملک عبد الرحمان صاحب خادم۔ وفات یافتہ) منعقد ہوئی۔ اگلے روز ایسٹ ان ہوٹل میں ڈاکٹر مبشرہ جبین صاحبہ کی تقریب رخصتانہ اور مکرم کیپٹن محمد زبیر صاحب کی دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا تھا۔ اسی روز مذکورہ ہوٹل میں ہی نماز جمعہ محترم راجہ منیر احمد خان صاحب نے پڑھائی۔ اور دعوت ولیمہ کے بعد مکرم چوہدری غلام دستگیر صاحب امیر جماعت احمدیہ فیصل آباد نے دعا کروائی۔

اللہ تعالیٰ یہ رشتے جانبین کے لئے بہت مبارک فرمائے۔

ہر صاحب حیثیت کو اپنی حیثیت کے مطابق مالی قربانی کرنی چاہئے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

لیکن یہ بنیادی اصول جو ہے کہ ہر صاحب حیثیت اپنی حیثیت کے مطابق دے یہ غیر مبدل اصول ہے۔ اس لئے حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے جو فرمایا ایسا شخص جو تنگی کی حالت رکھتا ہے۔ خواہ دل کی تنگی ہو یا واقعتہً مال کی تنگی ہو وہ اپنے لئے کم از کم جینے کا تو سامان کرے' جینے کا تو آسرا کرے۔ ایک غریب آدمی تو چند لقموں پر اور پانی پر جیتا ہے تو ایسا شخص اگر روحانی لحاظ سے' وہ اعلیٰ روحانی غذائیں حاصل نہیں کر سکتا تو کم سے کم اپنی زندگی کا تو کوئی آسرا کرے۔ اس لئے حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے فرمایا جس کو پیسے کی توفیق ہے وہ پیسہ دے مگر لازماً باقاعدگی سے دے۔ اب یہ جو باقاعدگی کا اصول حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کا یہ بہت ہی اہمیت رکھتا ہے۔ اگر تو یہ کہ روزمرہ کی زندگی میں جو کم کھانے والے ہیں وہ باقاعدہ' تو کھاتے ہیں۔ یہ تو نہیں ہو سکتا کہ دو مہینے ناغہ کر لیا پھر شروع کر لیا کھانا' روزمرہ کے دستور کے لحاظ سے کچھ باقاعدگی لازم ہے۔ اور جس کو توفیق ہے وہ ضرور اختیار کرتا ہے۔ تو حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) بڑی سنجیدگی سے اس مسئلے کو انسانی روحانی بقا کا ذریعہ سمجھتے ہیں اور پیسہ بھی قبول فرما رہے ہیں خدا کی راہ میں مگر تاکید کے ساتھ کہ دیکھو ہمیں فرق نہیں پڑے گا تمہیں فرق پڑے گا لیکن مقرر کرو تو پوری وفا کے ساتھ عہد پر قائم رکھتے ہوئے اسے ہمیشہ اسی طرح دیتے چلے جاؤ۔ اور یہ جو قانون ہے کہ حسب توفیق دو اور باقاعدہ دو۔ یہ ایسا قانون ہے جو نشوونما پاتا ہے۔ اس کے اندر ہی خدا تعالیٰ نے نشوونما کی کل رکھ دی ہے۔ اور ایسا شخص جو باقاعدگی سے تھوڑا دینا شروع کرتا ہے لازماً بڑھتا ہے۔ اس کا دل بھی کھلتا ہے اس کی توفیق بھی بڑھتی چلی جاتی ہے اور جو پیسہ ہے وہ آنوں میں' آنے روپوں میں یعنی جو بھی دنیا میں مختلف کرنسیز ہیں ایک درجے کا جو سکہ ہے دوسرے درجوں میں تبدیل ہوتا چلا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ ہزاروں دینے والے لاکھوں میں چلے جاتے ہیں۔ لاکھوں والے کروڑوں میں داخل ہو جاتے ہیں اور جماعت کی تاریخ من حیث الجماعت یہی منظر دکھا رہی ہے۔ وہ جو پیسے دینے والی تھی لیکن اخلاص سے باقاعدگی سے دیئے اللہ نے اسے ہزاروں دینے والی بنا دیا۔ پھر لاکھوں دینے والی بنا دیا۔ تو لاکھوں کے بطن سے وہ پیدا ہوئے جنہوں نے کروڑوں دیئے اور اب تو اربوں کا وقت ہماری آنکھوں کے سامنے ہے۔

(از خطبہ ۴-نومبر ۱۹۹۴ء)

سچے دل سے توبہ کرنے والوں کے گھر رحمت سے بھر جاتے ہیں

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

روزنامہ **الفضل** ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی ۔ ربوہ

قیمت
دو روپیہ

۴۔ فتح ۔ ۱۳۷۳ ھش ۴۔ دسمبر ۱۹۹۴ء

مشعلِ راہ

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں۔

○ بدظنی ایک ایسا مرض ہے اور ایسی بری بلا ہے جو انسان کو اندھا کرکے ہلاکت کے تاریک کنوئیں میں گرا دیتی ہے۔ بدظنی ہی ہے جس نے ایک مردہ انسان کی پرستش کرائی۔ بدظنی ہی تو ہے جو لوگوں کو خدا تعالیٰ کی صفات خلق، رحم، رزاقیت وغیرہ سے معطل کرکے (-) ایک فرد معطل اور شئے بیکار بنا دیتی ہے۔ الغرض اسی بدظنی کے باعث جہنم کا بہت بڑا حصہ اگر کہوں کہ سارا حصہ بھر جائے گا تو مبالغہ نہیں۔

○ کسی طرح سے بھی تکبر نہیں کرنا چاہئے۔ علم کے لحاظ سے۔ نہ دولت کے لحاظ سے۔ نہ وجاہت کے لحاظ سے۔ نہ ذات اور خاندان اور حسب نسب کی وجہ سے۔ کیونکہ زیادہ تر تکبر انہی باتوں سے پیدا ہوتا ہے۔ جب تک انسان اپنے آپ کو ان گھمنڈوں سے پاک وصاف نہ کرے گا اس وقت تک وہ اللہ جلّ شانہ کے نزدیک پسندیدہ و برگزیدہ نہیں ہو سکتا۔

○ پاک وصاف ہونے کے لئے صرف معرفت کافی نہیں بلکہ بچوں کی طرح دردناک گریہ وزاری بھی ضروری ہے۔ اور نومید مت ہو۔ اور یہ خیال مت کرو کہ ہمارا نفس گناہوں سے بہت آلودہ ہے ہماری دعائیں کیا چیز ہیں اور کیا اثر رکھتی ہیں کیونکہ انسانی نفس جو دراصل محبت الٰہی کے لئے پیدا کیا گیا ہے وہ اگرچہ گناہ کی آگ سے سخت مشتعل ہو جائے پھر بھی اس میں ایک ایسی قوت توبہ ہے کہ وہ اس آگ کو بجھا سکتی ہے۔

○ خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ تمہیں ایک ایسی جماعت بنا دے کہ تم تمام دنیا کے لئے نیکی اور راستبازی کا نمونہ ٹھہرو۔ سو اپنے درمیان سے ایسے شخص کو جلد نکالو جو بدی اور شرارت اور فتنہ انگیزی اور بدنفسی کا نمونہ ہے۔ جو شخص ہماری جماعت میں غربت اور نیکی اور پرہیزگاری اور حلم اور نرم زبانی اور نیک مزاجی اور نیک چلنی کے ساتھ نہیں رہ سکتا وہ جلد ہم سے جدا ہو جائے۔

○ طبیبوں اور ڈاکٹروں کو چاہئے کہ متقی بن جاویں دوا بھی کریں اور دعا بھی۔ تنہائی میں بہت بہت دعائیں مانگیں۔ جن لوگوں نے گھمنڈ کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو ہی ذلیل کیا۔ لکھا ہے کہ جالینوس کو اسہال کے بند کرنے کا بڑا دعویٰ تھا۔ خدا کی شان کہ وہ خود اسی مرض کا شکار ہوا۔ اس طرح بعض طبیب مدقوق ہو کر اور بعض مسلول ہو کر اس دنیا سے چل دیئے۔

مجھ کو بابا جی کہا تم نے مرا دل خوش کیا
تم کو لمبی زندگانی کی دعا دیتا ہوں میں
آمد و شد سانس کی ہے دین اس اللہ کی
زندگی کی ناؤ جس کے فضل سے کھیتا ہوں میں

ابو الاقبال

تکمیل استعداد

اپنی استعداد کو تکمیل تک پہنچایئے
آپ سے جو بن پڑے، وہ کام کرتے جایئے

دائیں بائیں دیکھتے رہئے کہ ہے کوئی کہاں
اور اپنے عزم کو ہر گام پر دُہرایئے

ہمتِ مرداں کو کرتا ہے عطا یزداں مدد
حوصلے سے کام کیجے اور منزل پایئے

ظُلمتیں بھی ہوں تو ان میں روشنی آئے نظر
روشنی میں آپ کیوں ظُلمت سے دھوکا کھایئے

شکر کیجے گا خدائے پاک کا ہر بات پر
کامیابی پر خصوصاً اُس کے قرباں جایئے

ایک ناکامی تو کیا ناکام ہوں گو بار بار
دُھن کے پکّے بن کے رہیئے اور مت گھبرایئے

کون جانے کس بلندی تک چلے جائیں گے آپ
بس خدا کا نام لے کر آپ بڑھتے جایئے

خود ہی اپنی بات پر تڑپے تو کیا تڑپے نسیم
اہلِ دل، اہلِ نظر کو بھی کبھی تڑپایئے

آنکھوں کی ٹھنڈک

ایم ٹی اے کے پروگرام

اتوار ۴۔ دسمبر ۱۹۹۴ء

پاکستان ٹائم	تفصیل پروگرام
4-45 شام	تلاوت
5-00 شام	مجلس سوال و جواب از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع
6-30 رات	ملاقات۔ ایتھوپیا اور صومالیہ کے احمدیوں سے
7-30 رات	حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے بارے میں البانوی پروگرا
8-30 رات	کل کے پروگرام

محمود مجیب اصغر

حضرت سیدہ امتہ الحیٔ صاحبہ حرم ثانی حضرت امام ثانی

حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد امام جماعت احمدیہ الثانی ۱۴- مارچ ۱۹۱۴ء ہفتہ کے روز مسند امامت پر متمکن ہوئے اس وقت آپ کی عمر ۲۵ سال تھی-

ایک رؤیا کی بنا پر آپ کو حضرت امتہ الحیٔ صاحبہ سے شادی کا خیال پیدا ہوا- حضرت امتہ الحیٔ صاحبہ مولانا حکیم نورالدین امام الاولؓ کی اجزادی تھیں چنانچہ حضرت مولانا حکیم نورالدین امام الاول کی وفات کے بعد حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد امام الثانی نے ۳۱- مئی ۱۹۱۴ء کو حضرت امتہ الحیٔ صاحبہ سے نکاح کیا یہ نکاح حضرت مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب نے ایک ہزار روپے مہر پر پڑھایا حضرت صاجزادی امتہ الحیٔ صاحبہ کی طرف سے ان کے بھائی میاں عبدالحیٔ صاحب ولی تھے جنہوں نے حاضر احباب جماعت سے اجازت لے کر اس نکاح کی منظوری دی-

حضرت امتہ الحیٔ صاحبہ نے اپنے بزرگ والد حضرت امام الاول" سے علم کی محبت ورثہ میں پائی تھی انہوں نے ہی حضرت امام الثانی" کو عورتوں میں درس قرآن جاری کرنے کا قیمتی مشورہ دیا تھا کیونکہ اس سے پہلے حضرت امام الاول" بھی عورتوں میں درس قرآن دیا کرتے تھے اور اس طرح حضرت امام الاول" کی وفات کے بعد عورتوں میں درس قرآن کا سلسلہ حضرت امام الثانی" کے ذریعے بھی جاری رہا-

حضرت امتہ الحیٔ صاحبہ کو عورتوں کی تعلیم و تربیت کا بے حد خیال تھا اور انہیں کی تحریک پر حضرت امام الثانی" نے لجنہ اماء اللہ کو قائم فرمایا- حضرت امام الرابع سوانح فضل عمر جلد دوم میں تحریر فرماتے ہیں-

"احمدی مستورات کی تاریخ میں حضرت امتہ الحیٔ حرم ثانی حضرت (امام جماعت احمدیہ) الثانی کا نام ہمیشہ سنہری حروف میں لکھا جائے گا اور دل انہیں محبت سے یاد کرتے ہوئے دعائیں دیں گے کیونکہ احمدی خواتین کی فلاح و بہبود کے لئے یہ ان ہی کی دلی تڑپ تھی جو بالآخر عالمی تنظیم لجنہ اماء اللہ کی تشکیل کا محرک بنی"-

(سوانح فضل عمر جلد دوم صفحہ ۳۵۵)

لجنہ اماء اللہ کے قیام کے لئے ۲۵- دسمبر ۱۹۲۲ء کو سترہ خواتین حضرت اماں جان سیدہ نصرت جہاں بیگم حرم حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مکان پر جمع ہوئیں جہاں ظہر کی نماز کے بعد حضرت امام الثانی نے ایک مختصر تقریر فرمائی اور لجنہ اماء اللہ کے قیام کا باقاعدہ اعلان فرمایا- اس کے بعد صدارت کے لئے حضرت اماں جان کو احمدی خواتین نے بالاتفاق درخواست کی اور ان کی صدارت میں لجنہ اماء اللہ کا پہلا اجلاس شروع ہوا- لیکن حضرت اماں جان نے کمال شفقت سے اپنی مسند پر حضرت ام ناصر کو بٹھا دیا- اور اس طرح حضرت ام ناصر لجنہ اماء اللہ کی پہلی صدر بنیں اور ہر بار منتخب ہو کر تادم حیات ۳۶ سال تک لجنہ اماء اللہ کی صدر رہیں- لجنہ اماء اللہ کے پہلے اجلاس میں صدر کے بعد جنرل سیکرٹری کا معاملہ زیر غور آیا اور اس اہم عہدہ کے لئے حضرت امتہ الحیٔ صاحبہ کو منتخب کیا گیا- حضرت امتہ الحیٔ نے صدر لجنہ اماء اللہ کی رہنمائی میں عورتوں کی اس منفرد تنظیم کے انتظامی ڈھانچے کو بنانے اور مستحکم کرنے میں دن رات ایک کرکے عظیم جدوجہد کی اور اس کو مضبوط بنیادوں پر استوار کر دیا لیکن آپ کی عمر نے وفا نہ کی اور لجنہ اماء اللہ کے قیام کو ابھی ایک سال بھی پورا نہ گذرا تھا کہ آپ کا انتقال ہو گا-

آپ کے علمی ذوق و شوق کے پیش نظر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ (اور اب لجنہ اماء اللہ پاکستان) نے اپنی لائبریری جس کا نام "امتہ الحیٔ لائبریری" ہے حضرت امتہ الحیٔ صاحبہ کی یاد میں قائم کی دراصل حضرت امتہ الحیٔ صاحبہ کے علمی ذوق کا محرک حضرت امام الاول کی غیر معمولی علمی شخصیت تھی حضرت امام الاول نے آپ کے بچپن کا ایک جگہ ان الفاظ میں ذکر فرمایا ہے-"

ہماری ایک چھوٹی سی بچی ہے وہ عقل نہیں رکھتی پر ہمیں دیکھ کر کاغذ- قلم دوات سے لکیریں ڈالتی رہتی ہے"-

(الحکم ۳۱ جولائی '۱۰ اگست ۱۹۰۴ء ص ۸ بحوالہ حقائق الفرقان جلد سوم ص ۴۰۶)

اس واقعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کا علمی ذوق اپنے مقدس والد (حضرت امام الاول) سے آپ کو ورثے میں ملا تھا جس کا حضرت امام الثانی نے بھی اعتراف فرمایا نھیال کی طرف سے بھی آپ کو یہ امتیاز حاصل ہے کہ آپ کی والدہ حضرت صغریٰ بیگم صاحبہ (المعروف اماں جی) جو حضرت صوفی احمد جان صاحب کی صاجزادی تھیں جنہوں نے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کو دعویٰ کے اعلان سے پہلے پہچان لیا تھا گو وہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی پہلی بیعت سے پہلے ہی وفات پا چکے تھے لیکن حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے پہلی بیعت کی تقریب کا انہی کے گھر لدھیانہ میں اہتمام فرمایا تھا حضرت امام الاول حضرت صوفی احمد جان صاحب کی بزرگی کا ذکر کرتے ہوئے ایک موقع پر فرماتے ہیں"-

"جموں کا رئیس بیمار تھا اس نے سب دوائیں کیں کچھ فائدہ نہ ہوا تو فقراء کی طرف متوجہ ہوا جب ہندو فقراء سے فائدہ نہ ہوا تو مسلمان فقراء کی طرف توجہ کی اور ان سب فقراء کو بڑا روپیہ دیا..... ایک فقیر سنا ہے جسے بلانے کے لئے آدمی گیا اور اس کے لئے اتنے ہزار روپے تھے مگر اس کا خط آیا اس میں لکھا تھا کہ میرا کام تو دعا کرنا ہے دعا جیسی لدھیانہ میں ہو سکتی ہے ویسی کشمیر میں- دونوں جگہ کا خدا ایک ہے وہاں آنے کی ضرورت نہیں ہاں ایک بات ہے اگر آپ کا رعایا سے اچھا سلوک نہیں تو اس کے افراد بد دعائیں دے رہے ہوں گے تو میں ایک دعا کرنے والا کیا کر سکتا ہوں- باقی رہے روپے سو جب آپ نے فقیر سمجھا ہے- تو پھر غنی نہیں ہو سکتا........ ایسے آدمیوں کے ساتھ رشتہ ہو تو پھر کیا بات ہے سنو! عبدالحیٔ کی ماں اسی بزرگ کی بیٹی ہے"-

(الفضل ۲- جولائی ۱۹۱۳ء بحوالہ حقائق الفرقان جلد دوم ص ۵۰۸)

حضرت بانی سلسلہ عالیہ کی بیعت میں عورتوں میں حضرت اماں جان کے بعد حضرت اماں جی کا نمبر ہے اور حضرت اماں جی حضرت صوفی احمد جان صاحب کی صاجزادی اور حضرت امتہ الحیٔ صاحبہ کی والدہ محترمہ تھیں-

حضرت امتہ الحیٔ صاحبہ اپنے علمی ذوق و شوق کے باعث جماعت کے اخبارات و رسائل میں مضامین بھی لکھا کرتی تھیں چنانچہ رسالہ احمدی خاتون کی ابتدائی لکھنے والی خواتین میں چوتھے نمبر پر حضرت امتہ الحیٔ صاحبہ کا نام ملتا ہے (بحوالہ تاریخ لجنہ اماء اللہ جلد اول صفحہ ۳۳) آپ کے ایک مضمون کا خصوصیت سے ذکر ملتا ہے جو آپ نے ۲۰- نومبر ۱۹۱۷ء کے الفضل کے لئے لکھا جس کا عنوان تھا "قابل توجہ خواتین احمدیہ" عورتوں کے جلسہ سالانہ کا بطور خاص اہتمام بھی آپ کی کوششوں سے ہوا چنانچہ ۱۹۱۷ء کے جلسہ سالانہ کے انتظامات شروع ہونے پر آپ نے الفضل کے ذریعے مستورات کے جلسہ کے انتظام کی طرف توجہ دلائی اس جلسہ سالانہ پر مستورات کے الگ جلسہ کا اہتمام ہوا جس میں حضرت امام الثانی نے دو تقاریر فرمائیں جلسہ سالانہ کی رپورٹ بھی آپ کے ذریعے الفضل میں شائع ہوئی ۱۹۲۳ء کے جلسہ کی کارروائی کی رپورٹ حضرت امتہ الحیٔ صاحبہ کی طرف سے الفضل میں شائع ہوئی (بحوالہ تاریخ لجنہ اماء اللہ جلد اول صفحہ ۷۷) حضرت امام الثانی کی لجنہ اماء اللہ کے جلسہ سالانہ پر عورتوں میں تقاریر کے خلاصے بھی حضرت امتہ الحیٔ تیار کیا کرتی تھیں چنانچہ ۲۹- جنوری ۱۹۲۳ء کو لجنہ اماء اللہ سے جو خطاب حضرت صاحب نے فرمایا اس کا خلاصہ آپ کے قلم سے تیار ہو کر شائع ہوا (احمدی خاتون فروری ۱۹۲۳ء بحوالہ تاریخ لجنہ اماء اللہ جلد اول صفحہ ۸۳) حضرت امام جماعت الثانی نے جرمنی میں احمدی مستورات کے ذریعے بیت الذکر کی تحریک فرمائی جس کا اعلان لجنہ اماء اللہ کے لئے حضرت امتہ الحیٔ صاحبہ نے کیا نیز آپ نے اس بیت الذکر کے لئے =/۱۰۰ روپے چندہ بھی ادا فرمایا اس چندے سے برلن میں بیت الذکر تعمیر ہونا تھی حضرت امتہ الحیٔ صاحبہ کو اپنے بزرگ والد اور بزرگ شوہر کی طرح قرآن کریم اور احادیث اور کتب حضرت بانی سلسلہ پڑھانے کا بہت شوق تھا اور آپ صبح ۶ بجے سے ساڑھے دس بجے تک یہ اہم ذمہ داری ادا فرمایا کرتی تھیں لجنہ اماء اللہ کی سالانہ رپورٹ ۱۹۲۴ء آپ نے بڑے اہتمام سے تیار کرکے حضرت صاحب کی خدمت میں پیش کی-

حضرت امام الثانی ۱۹۲۴ء میں انگلستان کے دورے پر تشریف لے گئے اس وقت حضرت امتہ الحیٔ بیمار تھیں ۱۱- نومبر ۱۹۲۴ء کو آپ کے ہاں صاجزادہ (مرزا خلیل احمد) پیدا ہوئے لیکن بیماری اور کمزوری بڑھتی گئی اور ۱۰- دسمبر ۱۹۲۴ء کو حضرت امتہ الحیٔ صاحبہ کا انتقال ہو گیا آپ نے دس سال حضرت امام الثانی کی زوجیت میں گذارے-

آپ کی وفات پر حضرت امام الثانی نے احباب جماعت کے نام اپنے پیغام میں تحریر فرمایا :-

"علاوہ اس کے کہ حضرت استاذی المکرم و استاذکم حضرت مولوی نورالدین صاحب کی صاجزادی تھیں دین (-) کی اس قدر محبت رکھتی تھیں اور سلسلہ کی عورتوں کی علمی ترقی کی ان کے دل میں اس قدر تڑپ تھی کہ میرے نزدیک ساری جماعت میں اس قسم کی کوئی عورت موجود نہیں"-

(الفضل ۱۲ دسمبر ۱۹۲۴ء)

حضرت صاحب نے ۱۲- دسمبر ۱۹۲۴ء کے خطبہ جمعہ میں آپ کے اس خط کا بھی ذکر کیا جو آپ نے حضرت امام الثانی کو عورتوں میں درس القرآن جاری رکھنے کے بارہ میں تحریر فرمایا تھا یہ خط سلسلہ کی کتب میں شائع شدہ ہے تاریخ لجنہ اماء اللہ حصہ اول میں اس کی فوٹو کاپی بھی شائع شدہ ہے اس خط میں آپ نے لکھا :-

گذارش ہے کہ میرے والد صاحب نے مرنے سے ۲ دن پہلے مجھے فرمایا کہ ہم تمھیں چند نصیحتیں کرتے ہیں میں نے کہا فرماویں میں (اللہ نے چاہا تو) عمل کروں گی تو فرمایا کہ یہ بہت کوشش کرنا کہ قرآن آجائے اور لوگوں کو بھی پہنچے اور میرے بعد اگر میاں صاحب (امام جماعت) ہوں تو ان کو میری طرف سے کہہ دینا کہ عورتوں کا درس جاری رہے اس لئے

باقی صفحہ ۷ پر

یادِ رفتگان .... بی اے طاہر مربی سلسلہ

حضرت چوہدری محمد شریف صاحب

کسی انسان کے اندر دو صفات یعنی "حسن" اور "احسان" کا پایا جانا ہر دوسرے ملنے والے انسان کو اپنا گرویدہ بنالیتا ہے۔ اور یہ دونوں صفات استاذی المحترم حضرت چوہدری محمد شریف صاحب کی ذات میں بدرجہ اولیٰ پائی جاتی تھیں۔ چوہدری صاحب کو خداتعالیٰ کے فضل سے ایک لمبا عرصہ خدمات دینیہ بجالانے کی توفیق ملی بلاد عربیہ میں بھی اور پاکستان میں بھی۔ لیکن خاکسار کو چوہدری صاحب کو قریب سے دیکھنے اور ملنے کا موقع جامعہ احمدیہ کی تعلیم کے دوران ملا۔ چوہدری صاحب کی ذات میں ایک نمایاں خوبی جو میں نے دیکھی وہ خوش مزاجی ہے۔ جامعہ کی تعلیم کے دوران یعنی اس پورے پیریڈ میں میں نے کبھی ایک مرتبہ بھی چوہدری صاحب کو ناراض ہوتے نہیں دیکھا۔ میں کہتا ہوں ناراضگی تو دور کی بات ہے کبھی چہرے پر ہلکے سے ناراضگی کے بل بھی نہیں دیکھے۔ ہر آدمی سے مسکرا کر ملتے اور اب بھی جب چوہدری صاحب کی یاد آتی ہے تو بے شمار مسکراہٹوں کے پھول نچھاور کرتی ہوئی آتی ہے۔ اور آپ کی وہی مسکراتی ہوئی صورت اور کھلکھلاتا ہوا چہرہ نظروں کے سامنے آکر وہ حدیث مبارکہ یاد دلادیتا ہے۔

"اپنے بھائی سے مسکراتے چہرے سے ملنا بھی صدقہ ہے"

تو نہ جانے کتنے صدقات حضرت چوہدری صاحب کے خدا کے حضور مقبول ہوئے ہوں گے۔ دوسری چیز جو کسی شخص کے حسن کو دوبالا کرتی ہے وہ وقار اور شرم وحیا ہے اور یہ خوبی اور یہ صفت بھی میں سمجھتا ہوں خداتعالیٰ کی طرف سے چوہدری صاحب کو ایک خاص دین تھی۔ آپ اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے شرم و حیا اور وقار کی ایک عمدہ مثال قائم کرنے والے تھے۔ آپ کے چلنے میں ایک خاص قسم کا وقار ہوتا تھا جس کی وجہ سے آپ بہت جلدی پہچان لئے جاتے تھے۔ ایک اور خاص رنگ جو آپ کی ذات میں نمایاں دکھائی دیتا ہے وہ منکسرالمزاجی ہے۔ آپ کے اندر کبھی تکبر اور نخوت دیکھنے میں نہیں آئی خواہ کوئی چھوٹا ہو یا بڑا ہو امیر ہو یا کہ غریب ہر ایک سے بڑے پیار سے ملتے اور اگر کوئی نہ جاننے والا بھی ہو تو وہ یہی سمجھتا تھا کہ پتہ نہیں یہ بزرگ مجھے کتنے عرصہ سے جانتے ہیں۔ تحصیل علم کے بعد اور جامعہ سے فارغ ہونے سے پہلے ایک الوداعی پارٹی جامعہ کی طرف سے ہوتی ہے لیکن ہماری کلاس نے وہ خود کی تھی اس میں ہم نے چوہدری صاحب کو دعوت دی تو چوہدری صاحب نے باوجود اپنی مصروفیات اور ضعف کے ہماری درخواست کو اہمیت دی اور ہماری اس چھوٹی سی الوداعی پارٹی میں شامل ہو کر ہماری حوصلہ افزائی فرمائی یہ بھی ہم پر چوہدری صاحب کا ایک خاص احسان ہے۔

ہماری چوہدری صاحب سے جان پہچان تو تھی۔ لیکن لمبا عرصہ چوہدری صاحب سے پڑھنے کا موقع نہیں ملا۔ جامعہ احمدیہ کے آخری سال میں محترم پرنسپل صاحب نے تفسیر کا پیریڈ چوہدری صاحب کو دے دیا۔ اس پیریڈ میں پڑھنا تو کم ہی تھا زیادہ تر اس کا مقصد ریہرسل تھا۔ اور چوہدری صاحب کے تجربات سے فائدہ اٹھانا تھا۔ اور اس کے ساتھ میں یہ عرض کر دوں کہ چوہدری صاحب کی طبیعت میں ایک قسم کا مزاح بھی تھا۔ چنانچہ پہلے دن جب چوہدری صاحب کلاس میں آئے تو باری باری انہوں نے لڑکوں کے نام پوچھنے شروع کئے۔ تو ایک لڑکے نے اپنا نام ظفر اقبال ساہی بتایا تو چوہدری صاحب فرمانے لگے کہ ساہی کا مطلب ہے۔ "بھولنے والا" تو اگر آپ کسی انگلش بولنے والے ملک میں چلے جائیں تو کوئی بھی آپ کو مسٹر ظفر نہیں کہے گا۔ بلکہ سب "مسٹر ساہی" کہیں گے۔ تو سب لڑکے ہنس پڑے۔

اسی طرح جب ایک اور لڑکے سے چوہدری صاحب نے نام پوچھا تو اس نے کہا "انصر محمود" تو چوہدری صاحب فرمانے لگے نہیں انصر نہیں بلکہ اُنصُر محمود ہے۔ "یعنی محمود کی مدد کر" تو اس طرح جب بھی چوہدری صاحب حاضری لگاتے تو ازراہ شفقت اس طالب علم کو اُنصُر محمود پکارتے۔

اور اس پیریڈ کے دوران چوہدری صاحب بعض اوقات مربیان کے لئے خاص طور پر فیلڈ میں کام آنے والی چھوٹی چھوٹی باتیں بھی بیان فرماتے۔ ایک مرتبہ فرمانے لگے کہ کاپی پنسل نکالو اور یہ بات نوٹ کر لو۔ جو ہمیشہ آپ کے کام آئیگی اور یہ بات ایک مربی کے لئے نہایت ضروری ہے۔

۱۔ مربی کے پاس قلم کا ہونا بہت ضروری ہے۔

۲۔ مربی کے پاس ایک چھوٹی سی گھڑی ہونی لازمی ہے۔

۳۔ مربی کے پاس ایک چھوٹی سی ڈائری ہونی چاہئے جو ہر وقت اس کے پاس رہے اور اس میں بعض حوالہ جات درج ہوں۔ اور اب فیلڈ میں آکر پتہ چلا ہے کہ واقعتاً مربی کے لئے یہ چیزیں اسلحہ کا کام دیتی ہیں۔ اسی طرح چوہدری صاحب کی بیماری کا واقعہ بھی یاد آگیا

باقی صفحہ ۷ پر

MY TRUE SELF

I wish that I had gems galore
And I could adore
My simple wish of soaring high
So that I
Could meet and talk
In a gentle walk
With my heart's love
That I have always known to be far above
My waking state of mind
Hasn't even been able to find
A moment of joyous mood
To bless my soul with a spiritual food
My sleep is so disturbed
As if I have curbed
My peace with a heavy load
And grief has taken abode
In my deeper self and soul
To check my role
My Lord and God I do not know
What makes me show
My lack of this and that and all
With bumps and pits and fall
As if I do not mind
That friends and foes may find
That every word and deed
That may proceed
From a humble man like me
Can never hope to see
Whate'er the aim and the claim
Success, they say, is its name
But if you lift me up and high
My baser self will die
Whate'er is good will shine
And truly that will be me and mine

میری اصلیت

میں چاہتا ہوں
کہ میرے پاس ڈھیروں ڈھیر ہیرے ہوتے
تاکہ میں اپنی اس سادہ سی خواہش کو
کہ میں اوپر کی طرف پرواز کر سکوں
ان ہیروں سے خوبصورت بنادیتا
پرواز میں اس لئے کرنی چاہتا ہوں
کہ میں اپنے دلی محبوب سے ملاقات کر سکوں
اور اس کے ساتھ نرم نرم قدموں کے ساتھ چل سکوں
یہ میرا محبوب ایسا ہے
کہ میں اس کے متعلق ہمیشہ سے یہ سمجھتا رہا ہوں
کہ وہ بہت بلندی پر ہے
میرے جاگتے ہوئے دل کو ابھی تک ایک لمحہ بھی مسرت کا میسر نہیں آیا
جو میری روح کو برکت دے سکے
اور جو میری روح کو غذا مہیا کر سکے
میری نیند بار بار اڑتی رہتی ہے گویا کہ میں نے خود اسے کسی بوجھ کے نیچے دبا رکھا ہے
یعنی اپنے دلی امن کو کسی بوجھ کے نیچے دبا رکھا ہے
اور غم زدگی نے وہاں اپنا گھر بنالیا ہے۔
میرے اندر اور میری روح میں
تاکہ وہ میرے کردار پر نظر رکھے
اے میرے آقا اور میرے خدا
مجھے نہیں معلوم کہ وہ کیا چیز ہے
جو میرے لئے محرومیاں پیدا کرتی ہے
سب چیزوں سے مجھے محروم کر دیتی ہے
اور میرے لئے راستے کی ناہمواری پیدا کرتی ہے
اور مجھے گرا دیتی ہے
گویا کہ میں اس بات کی پرواہ نہیں کرتا
کہ میرے دوست اور میرے دشمن
ان سب کو یہ بات معلوم ہو جائے
کہ ہر لفظ اور ہر کام
جو مجھ جیسے کمزور انسان سے وقوع پذیر ہو
کبھی بھی اس بات کی امید نہیں کر سکتا
اس کے اغراض اور اس کے دعوے
چاہے کچھ ہی ہوں کہ اسے کامیابی حاصل ہو
یہ اس چیز کا نام کامیابی رکھتے ہیں
لیکن اے میرے خدا
اگر تو مجھے اوپر اٹھائے اور بلندی پر لے جائے

باقی صفحہ ۷ پر

پروفیسر راجا نصر اللہ خان- جنرل سیکرٹری لوکل انجمن احمدیہ ربوہ

باہمی مسائل بآسانی حل ہو سکتے ہیں

اللہ تعالیٰ نے انسان کی فطرت میں کچھ ایسی صفات رکھی ہیں اور دنیا میں اس کی بہت سی ایسی ضروریات ہیں کہ وہ دوسرے انسانوں کے ساتھ مل جل کر رہنے کو پسند بھی کرتا ہے اور اس کو ضروری بھی سمجھتا ہے۔ اسی لئے انسان کو Gregarious Being یعنی معاشرے اور سوسائٹی کا محتاج ذی روح کہا جاتا ہے۔ ظاہر ہے کسی آبادی اور معاشرے میں ان گنت انسانوں کا آپس میں مل جل کر رہنا اور باہمی معاملات اور لین دین کرنا مختلف مسائل اور تنازعات کو بھی جنم دیتا ہے۔ آپس میں اختلافات پیدا ہو جانا کوئی اچنبے کی بات نہیں لیکن ان اختلافات کو گہرائی اور غیر ضروری وسعت دینا اور پیچیدہ بنا دینا یقیناً قابل افسوس بات ہے اور یہ امر بیمار ذہن اور غلط سوچ کی عکاسی کرتا ہے۔ پس جس قدر کوئی معاشرہ یا طبقہ لکھا پڑھا اور سمجھدار ہو گا اس قدر ان میں باہمی اختلافات اور جھگڑے کم ہوں گے اور اتنا ہی وہ معاشرہ یا طبقہ پر سکون اور حسن سلوک والی زندگی کے مزے اٹھائے گا اور اس طرح دوسروں کی نظر میں بھی قابل تقلید واحترام ٹھہرے گا۔

ہمارا طرۂ امتیاز اللہ تعالیٰ کا عظیم احسان ہے کہ جماعت احمدیہ کے افراد باہمی اکرام اور صلح صفائی کی اہمیت کو خوب سمجھتے ہیں۔ جماعت کی اٹھان اور تربیت شروع سے ہی ایسے مبارک اور منفرد طریقے سے ہوئی ہے کہ ہمارے ہاں بھائی چارے اور صلح جوئی کا عظیم اور وسیع تصور موجود ہے۔ پھر بھی کبھی باہمی مسائل و تنازعات کی صورت پیدا ہو جائے تو ہمیں چاہئے کہ ان کو صحیح طریق سے حل کریں۔

حقیقت یہ ہے کہ دین حنیف نے زندگی کے ہر شعبے کے لئے ایسی پر حکمت تعلیمات اور محفوظ راہیں اور حدود متعین فرمادی ہیں کہ اگر ہم ان کو صدق دل سے اپنا لیں تو ہماری زندگی نہائت ہی کامگار اور پر سکون گزر سکتی ہے۔ دین حق نے ہم پر کچھ فرائض عائد کیے ہیں اور کچھ حقوق ہمیں عطا فرمائے ہیں۔ ان حقوق اور فرائض کو پوری طرح مد نظر رکھنے سے مختلف الجھنیں اور مسائل ختم کیے جا سکتے ہیں۔ ایک موقع پر تقریر کرتے ہوئے حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے اس بات کو نہایت ہی پر حکمت اور آسان رنگ میں واضح فرمایا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ اگر ہر شخص اپنے فرائض عمدگی اور پابندی سے ادا کرنے لگے تو کبھی بھی کسی دوسرے شخص کی حق تلفی نہیں ہو سکے گی۔ اس لئے کہ جو ایک شخص کا فرض بنتا ہے وہ دوسرے شخص کا حق ہو جاتا ہے۔ یعنی جب ایک شخص اپنا فرض ادا کر رہا ہو گا تو در اصل وہ کسی دوسرے شخص کو اس کا حق دے رہا ہو گا۔

آسان مثال یوں سمجھئے کہ اگر کسی مالک مکان نے ایک مزدور کو کام پر لگایا ہے تو مزدور کا فرض بنتا ہے کہ وہ صاحب مکان کے کام کو محنت اور عمدگی سے انجام دے اور اس طرح اس کا حق ادا کرے۔ اس کے مقابل پر مالک مکان کا فرض ہے کہ وہ کام مکمل ہونے پر اس مزدور کو پوری پوری اجرت دے اس طرح اجرت کی وصولی مزدور کا حق بن گیا یعنی دونوں اشخاص نے اپنا اپنا فرض ادا کر کے ایک دوسرے کا حق ادا کر دیا۔

باہمی اختلافات کے حل کے لوازمات اگر کاروبار۔ لین دین یا کسی اور معاملہ میں کوئی تنازعہ پیدا ہو جائے جس کی کئی وجوہات ہو سکتی ہیں تو اس کو حل کرنا کوئی ایسا مشکل امر نہیں بشرطیکہ دونوں فریق ایک دوسرے کے حق کو پوری دیانتداری اور ذمہ داری سے سمجھنے اور ادا کرنے کا عزم رکھتے ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے احکام کی اطاعت کا جذبہ۔ اور تقویٰ کی بنیاد ان اختلافات کو ختم کرنے میں سب سے زیادہ مد ثابت ہوتے ہیں۔ کیونکہ اس طرح فریقین ایک دوسرے کے خلاف غلط بیانی سے کام لینے اور ایک دوسرے کی حق تلفی کرنے سے مجتنب رہیں گے۔ ایک موقع پر حضرت سرور کائنات ﷺ نے فرمایا کہ اگر دو آدمیوں کے درمیان کسی معاملہ میں جھگڑے کی صورت پیدا ہو اور وہ میرے پاس فیصلہ کے لئے آئیں تو ممکن ہے ان میں سے ایک شخص اپنی چرب زبانی اور ملمع سازی والے دلائل سے کام لے کر اپنے حق میں فیصلہ کرالے لیکن اس طرح وہ شخص آگ کا ٹکڑا اپنے دامن میں سمیٹنے والا ہو گا کیونکہ اس کے دلائل تقویٰ۔ خوف الٰہی اور حق پر مبنی نہیں ہوں گے اور اللہ تعالیٰ اس حقیقت کو خوب جاننے والا ہے۔

باہمی اکرام کی اہمیت و ضرورت

ہمارے آپس کے اختلافات اور تنازعات کچھ بھی ہوں ہمیں اعلیٰ اخلاق اور آداب گفتگو کو کبھی ہاتھ سے نہیں جانے دینا چاہئے۔ بہت سے اختلافات انانیت اور ہٹ دھرمی اور سخت کلامی کی وجہ سے گھمبیر اور افسوسناک صورت اختیار کر جاتے ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ بھی دیکھنے میں آیا ہے کہ وہ معاملہ جو آسانی سے حل ہو سکتا تھا اور بھی الجھ جاتا ہے۔ چاہئے کہ فریقین صبر و تحمل اور نرم لب و لہجہ میں سے کام لیں اور اگر معاملہ کسی ثالث یا مفاہمت کنندہ کے سامنے پیش ہو تو آپس میں تلخ کلامی کرنے کی بجائے اپنی بات صرف ثالث یا مصالحت کنندہ سے مخاطب ہو کر بیان کریں۔ خواہ مخواہ ایک دوسرے کے سامنے اپنے غصہ کا اظہار نہ کیا جائے۔ حدیث شریف میں ہے کہ تم میں سے بہادر وہ نہیں جو دوسرے کو پچھاڑ دے بلکہ اصل بہادر وہ ہے جو اپنے غصے پر قابو رکھے۔

بہادر شاہ ظفر کا یہ شعر خوب ہے۔

ظفر آدمی نہ اس کو جانیئے گا ہو وہ کتنا ہی صاحب فہم و ذکا
جسے عیش میں یاد خدا نہ رہی جسے طیش میں خوف خدا نہ رہا

جذبہ صدق و ایثار کی جیت سچ تو یہ ہے کہ باہمی تنازعات و اختلافات کی صورت میں اصل جیت اور کامیابی اس فریق کی ہے جو صدق دل سے کام لیتے ہوئے ایثار کا مظاہرہ کرے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ کے ارشاد کے مطابق اگر آپس میں صلح صفائی کے لئے اپنا حق بھی چھوڑنا پڑے تو یہ بہت بڑی نیکی اور سعادت ہے۔ آپس کے جھگڑوں کو ختم کرنے کے لئے وسعت نظر و قلب سے کام لینا چاہئے۔ حق گوئی۔ اعتراف حقیقت اور صلح جوئی کو شیوہ بنانا تو بہر حال ضروری ہے۔ اس سے بڑھ کر اگر کچھ دنیاوی اور مادی ایثار کر کے دوسرے بھائی سے صلح صفائی اور درگذر کا معاملہ کر لیا جائے اور اپنے ماحول اور جماعت کی نیک نامی اور امن و سکون کو ترجیح دی جائے تو یہ بہت عظیم اور نیکی کا کام ہو گا۔ ایسا بھی دیکھنے میں آیا ہے کہ جب ایک نیک بخت شخص اپنا حق چھوڑنے اور ایثار کرنے پر تیار ہو گیا تو دوسرے فریق کو خود ہی ندامت کا احساس ہونے لگا اور اس نے حقیقت کو برملا تسلیم کر لیا اور سارا معاملہ سلجھ گیا۔ سچا ہو کر تذلل اور قربانی کی راہ اختیار کرنا عظمت کردار کی نشانی ہے اور ایسے شخص کی اللہ تعالیٰ خود مدد فرماتا ہے۔

حضرت مولانا شیر علی صاحب کی بیش فائدہ نصیحت سیرت حضرت مولانا شیر علی میں ایک عجیب واقعہ درج ہے۔ سلسلہ کے ایک کارکن جن کے ساتھ یہ ماجرا گزرا بیان کرتے ہیں کہ دفتر کی طرف سے ان کے خلاف کسی معاملہ میں تعزیری اقدام کیا گیا۔ وہ حضرت مولانا شیر علی کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میں سچ کہتا ہوں جس قصور کی بنا پر مجھے سزا کا مستحق ٹھہرایا گیا ہے وہ مجھ سے سرزد نہیں ہوا حضرت مولانا نے فرمایا اس کے باوجود کہ آپ یقین سے سمجھتے ہیں کہ آپ اس معاملہ میں بے قصور ہیں آپ اللہ تعالیٰ کے حضور استغفار کریں اور صدق دل سے دعائے یونس کا اہتمام کریں۔ (اے اللہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو پاک ہے۔ یقیناً میں ہی اپنے اوپر ظلم کرنے والا ہوں) وہ صاحب واقعہ کی تفصیل بتاتے ہوئے لکھتے ہیں کہ میں نے حضرت مولانا کے بتائے ہوئے نسخے پر صدق دل سے عمل کیا اور بفضلہ تعالیٰ ہر طرح کی آزمائش اور تعزیر ختم ہو گئی۔

اللہ تعالیٰ ہمیں ایک دوسرے کے حقوق کو صحیح طور پر پہچاننے اور ادا کرنے کی توفیق و ہمت عطا فرمائے اور آپس کے مسائل کو تقویٰ۔ سچائی اور جذبہ ایثار و اخوت سے حل کرنے کی طاقت و سعادت عطا فرمائے۔ اور حضرت بانی سلسلہ عالیہ کی یہ قیمتی نصائح ہمہ وقت ہمارے پیش نظر رہیں۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ جماعت کے دوستوں کو تلقین فرماتے ہیں۔

"اب موقعہ ہے کہ تم خدا تعالیٰ کے سامنے اپنے آپ کو درست کر لو اور اس کے فرائض کی بجا آوری میں کمی نہ کرو۔ خلق اللہ سے کبھی بھی خیانت۔ ظلم۔ بد خلقی۔ ترشروئی۔ ایذا دہی سے پیش نہ آؤ۔ کسی کی حق تلفی نہ کرو کیونکہ ان چیزوں کے بدلے بھی خدا تعالیٰ مواخذہ کرے گا جس طرح خدا تعالیٰ کے احکام کی نافرمانی۔ اس کی عظمت۔ توحید اور جلال کے خلاف کرنے اور اس سے شرک کرنا گناہ ہیں اسی طرح اس کی خلق سے ظلم کرنا۔ ان کی حق تلفیاں نہ کرو۔ زبان یا ہاتھ سے دکھ یا کسی قسم کی گالی گلوچ دینا بھی گناہ ہیں۔ تم دونوں طرح کے گناہوں سے پاک ہو اور نیکی کو بدی سے غلط ملط نہ کرو۔"

(ملفوظات جلد سوم ص ۱۷۷)

اصل غرض انسان کی خدا سے محبت ذاتی ہونی چاہئے

اصل غرض انسان کی محبت ذاتی ہونی چاہئے۔ اس سے جو کچھ اطاعت اور عبادت ہو گی وہ اعلیٰ درجہ کے نتائج اپنے ساتھ رکھے گی۔ ایسے لوگ خدا تعالیٰ کے مبارک بندے ہوتے ہیں۔ وہ جس گھر میں ہوں وہ گھر مبارک اور جس شہر میں ہوں وہ شہر مبارک۔ اس کی برکت سے بہت سی بلائیں دور ہو جاتی ہیں۔ اس کی ہر حرکت و سکون، اس کے در و دیوار پر خدا کی برکت اور رحمت نازل ہوتی ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

پروفیسر حسنین کاظمی کے قلم سے

بشکریہ ہفت روزہ لاہور

قوموں کی زندگی میں قومی زبان کی اہمیت

اجتماعی زندگی کی وحدتوں میں قوم ایک اہم وحدت ہے قوم کی تشکیل میں قوام کی کیفیت شامل ہے اور قوام کے معنے ہیں وہ چیز جس پر کسی معاملہ کا دار و مدار ہو۔ جس کے سہارے کوئی شے قائم ہو سکے یا اتنی روزی جو کسی انسان کو قائم رکھ سکے۔ اس اعتبار سے قوم بعض ایسے عناصر ترکیبی کی یکجائی کا نام ہے جو انسانیت کی بنیاد پر افراد کو قائم رکھ سکے۔ قوم کی بہت سی تعریفیں ہیں قوم کی ایک تعریف وہ ہے۔ جو مغرب کے سیاسی افکار کے حوالے سے کی جاتی ہے۔ ایک تعریف قوم کی وہ ہے جو بہ حیثیت مسلمان اپنے عالمگیر تشخص کے حوالے سے ہم کرتے ہیں۔ اور جس کی بنیاد پر ہم نے اپنے لئے ایک "آزاد مملکت پاکستان" کے نام سے حاصل کی۔ لیکن اس وقت ہمیں قوم کی تعریف کے اختلافات پر گفتگو نہیں کرنی چاہئے۔ بلکہ بات کرنی ہے قوموں کی زندگی میں قومی زبان کی اہمیت پر۔

تعمیری مصرف جہاں تک انسانوں میں قوموں اور قبائل کے اور زبانوں اور رنگوں کے اختلاف کا تعلق ہے ان کو تو ہمارے دین نے بھی تسلیم کیا ہے۔ اور بتایا ہے کہ ان اختلافات کا نہایت تعمیری مصرف ہو سکتا ہے سورۃ حجرات میں ارشاد ہوا ہے۔ "لوگو ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور پھر تمہاری قومیں اور برادریاں بنادیں تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچانو! اللہ کے نزدیک تمہارے درمیان تکریم کا معیار تقویٰ ہے۔"

آپ غور کریں کہ ہمارے دین نے قوموں، قبیلوں اور نسلوں اور رنگوں کے فرق کو باہمی تعارف اور پہچان یعنی تشخص کا وسیلہ بنایا ہے۔ دشمنی کا۔ تعصب کا۔ اور استحصال کا وسیلہ نہیں بنایا ہے۔ جہاں تک زبانوں کے اختلاف کا مسئلہ ہے اس کے لئے سورۃ روم میں ارشاد ہوا ہے۔

اور اس کی آیات میں سے آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور تمہاری زبانوں اور تمہارے رنگوں کا اختلاف ہے یقیناً اس میں دانش مند لوگوں کے لئے بہت سی نشانیاں ہیں۔"

اس ارشاد قرآنی میں آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور زبانوں اور رنگوں کے اختلاف کو اللہ کی نشانیاں قرار دیا گیا۔ خارجی کائنات میں اللہ کی نشانیاں غور و فکر کے لئے ہوتی ہیں جس سے بے شمار تعمیری نتیجے حاصل ہوتے ہیں زبانوں اور رنگوں کے اختلاف کو کائناتی نشانیوں کے ساتھ بیان کر کے قرآن پاک نے ہمیں ہدایت کی ہے کہ ہم ان اختلافات کو بھی انسانیت کی خیر و فلاح کے حصول کا وسیلہ بنائیں۔

"اور زبان کو نفرت اور دشمنیاں پھیلانے کا وسیلہ بنانے کی جگہ ان سے مختلف قوموں میں محبت رواداری اور خیر سگالی کے جذبات عام کریں۔" قوموں کے عناصر ترکیبی پر اگر نگاہ کریں۔ تو ہمیں اندازہ ہو گا کہ اس میں زبان کو بڑی اہمیت حاصل ہوتی ہے۔ قومی وحدت کے ساتھ یہ قومی حریت کے جذبات کو بیدار و برقرار رکھنے میں بڑی معاونت کرتی ہے۔ اجتماعی اعتبار سے جذبہ حریت کی بیداری میں زبان کا کردار اگر کہا جائے کہ مرکزی ہوتا ہے تو بے جا نہ ہو گا۔ قوموں کی زندگی میں زبان کی اہمیت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی ہدایت کے لئے جس قوم کو منتخب کیا ہے اس کی زبان میں اس سے خطاب بھی کیا۔ "اس کی وجہ تفہیم کی آسانی کے ساتھ آزادی کے احساس کی پاسداری بھی ہے۔"

تاریخ جدوجہد آزادی اس سلسلہ میں ہم خود اپنی جدوجہد آزادی کی تاریخ پر نگاہ کر سکتے ہیں۔ برصغیر کے مسلمانوں میں جذبہ آزادی اور اجتماعی تشخص پیدا کرنے میں اردو کا کردار تاریخ ساز ہے اسی حقیقت کا برملا اعتراف تھا کہ قائد اعظم نے اردو میں تقریریں کیں اور قیام پاکستان کے بعد واضح الفاظ میں اعلان کیا کہ پاکستان کی قومی زبان اردو ہے۔ زبان قوموں کی اجتماعیت کا نہایت اہم وسیلہ ہے اور پاکستان میں اس کی خصوصیت کی اہمیت سے کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ اور زبانوں ہی کے وسیلہ سے قوموں میں احساسات کا شعور بیدار ہوتا ہے۔ قومیں اپنی ہی زبان میں سوچتی ہیں۔ غور و فکر کرتی ہیں۔ قلب و نظر کی بیداری میں اپنی زبان سے جو کام کیا جا سکتا ہے۔ وہ کسی دوسرے وسیلے سے ممکن نہیں!

ابتدائی تعلیم و تربیت میں بطور خاص قومی زبان کا کردار بے حد اہم ہوتا ہے کیوں کہ عمر کا ابتدائی مرحلہ ہوتا ہے۔ دنیا کے آزاد ممالک میں شاید ہی کوئی ملک ایسا ہو جو تعلیم و تربیت کے ابتدائی مراحل میں اپنی نئی نسلوں کی نشو و نما اور فکری پرورش کے لئے قومی زبان سے زیادہ غیر قومی زبان کو اہمیت دیتا ہو۔ اقبال نے کہا تھا کہ ؎

فکرِ تو زنجیریٔ افکارِ غیر۔ در گلوئے تُو نفس از تارِ غیر

بر زبانت گفتگو ہا مستعار۔ در دلِ تو آرزو ہا مستعار

ارجمندی از شعارش می بری۔ من نہ دانم تو توئی یا دیگری

اور اقبال کا یہ انداز تکلم بے وجہ نہیں تھا۔ اس کا پس منظر لارڈ میکالے کی وہ یادداشت تھی جو انہوں نے ۱۸۳۵ء میں کمپنی کی حکومت کے دوران اس وقت کے گورنر جنرل کو پیش کی تھی اور جس میں اپنی تعلیمی سکیم کا مقصد بیان کرتے ہوئے اس حقیقت کا برملا اظہار کیا تھا کہ "ہمیں اس وقت ایک ایسا طبقہ پیدا کرنے کی سعی کرنی چاہئے جو ہمارے اور ان کروڑوں انسانوں کے درمیان ترجمانی کے فرائض انجام دے سکے جن پر ہم اس وقت حکمران ہیں۔ ایک ایسا طبقہ جو خون اور رنگ کے اعتبار سے ہندوستانی ہو۔ مگر ذوق۔ طرز فکر۔ اخلاق اور فہم و فراست سے انگریز"

آزادی کے بعد آپ دیکھیں کہ ڈیڑھ سو سال قبل لارڈ میکالے نے جس خواہش کا اظہار کیا تھا۔ ہم نے حصول آزادی کے بعد بھی بہ طور خاص اس کا کیا پاس کیا ہے۔ لارڈ میکالے ہی نے یہ بھی کہا تھا کہ پھر اس کام کی ذمہ داری اس انگریز نما طبقے پر چھوڑ دیں کہ وہ اس ملک کی بولیوں کو سنوارے۔ مغربی علوم سے سائنسی اصطلاحات لے کر یہاں کی زبانوں کو مالا مال کرے اور آہستہ آہستہ انہیں اس قابل بنائے کہ ان کے ذریعہ ملک کی عام آبادی کو تعلیم دی جا سکے۔ چنانچہ اس کی اس خواہش کے مطابق بھی ہم پاکستان میں اردو زبان کو دور حاضر کے علوم کی تعلیمی ضروریات کے مطابق قابل بنانے کے لئے مسلسل سعی کر رہے ہیں۔

غلامی کیا ہے؟ ذوق حسن و زیبائی سے محرومی! پاکستان میں علاقائی زبانیں بھی ہیں اور یہاں ایک قومی زبان بھی ہے۔ دونوں کا ہماری اجتماعی زندگی میں نہایت اہم کردار ہے۔ انگریزی نہ ہمارے ملک کے کسی علاقے کی زبان ہے اور نہ ہماری قومی زبان۔ لیکن ہمارے ملک میں اس کی اہمیت علاقوں کی زبانوں اور قومی زبان دونوں سے زیادہ ہے اگر ہوں گے تو ہمارے ملک میں چند سو گھرانے ایسے ہوں گے جنہوں نے انگریزی زبان کو اپنے دل و دماغ پر اسی طرح مسلّط کر لیا ہے جیسے انگریزی گھرانے انگریزی کو قومی زبان سمجھ کر اس سے محبت کرتے ہیں۔ لیکن "محبت کرنے اور مسلط کرنے میں جو فرق ہے وہ ہمیں اپنی قومی زندگی میں قدم قدم پر نظر آجاتا ہے۔"

یہ حالات کی ستم ظریفی ہے کہ انگریزی کی پرستش کرنے والا یا اس کے وسیلے سے اپنے جذبہ تحکم کی تسکین کرنے والا طبقہ ہماری اجتماعی زندگی میں کلیدی مقامات پر قابض رہا کہ کاروبار مملکت اور اسی کی نسبت سے کاروبار زندگی میں انگریزی کی اہمیت میں اضافہ ہوتا رہا۔ اس سے افراد کا صرف ظاہری فائدہ ہوا۔ لیکن ملک کا ظاہری اور حقیقی دونوں اعتبار سے نقصان ہی نقصان ہوا۔ لیکن جہاں حصول آزادی کے باوجود حاکمانہ ذہنیت خود کو پوری طرح آزادی کے تقاضوں کے مطابق نہ ڈھال سکی۔ وہاں اسے نقصان سمجھے گا کون؟

اس گفتگو کا مقصد صرف اتنا ہے کہ ہم انگریزوں کے ساتھ ہی انگریزی کے تسلط سے بھی آزادی حاصل کرنے کی کوشش کر لیتے تو اچھا تھا۔ اس سے بڑا فائدہ ہوتا۔ لوگوں میں آزادی کا حقیقی شعور اور قومی یکجہتی کا جذبہ پیدا کرنے میں بڑی مدد ملتی۔ یہ انگریزی کی عملداری برقرار رکھنے کے لئے ہم نے اردو کو یکے بعد دیگرے علاقائی زبانوں کا حریف بنانے کے لئے جو اسکیمیں تیار کیں اور اس میں اپنا وقت اور توانائیاں صرف کیں۔ اس سے ہم بچ جاتے اور قوم اس کے تخریبی نتیجوں سے محفوظ ہو جاتی۔

برتری کی نشانی نہ سمجھئے بات یہ نہیں کہ انگریزی پڑھی نہ جائے ضرور پڑھی جائے۔ لیکن اسے برتری کی نشانی نہ سمجھا جائے۔ اور ملک کے اسّی فی صد بچوں اور جوانوں کو طبقاتی تقسیم کا شکار نہ بنایا جائے۔ اور ان کو احساس کمتری میں مبتلا نہ کیا جائے۔ تھوڑا سا مرحلہ شعور پر پہنچ کر اگر بچے کو انگریزی تعلیم دی جائے تو اس کی افادیت ہو سکتی ہے انگریزی حکومت کے دور میں بھی ابتدائی تعلیم کے بعد انگریزی کی تعلیم شروع ہوتی تھی اس زمانے میں انگریزی کے بے شمار انگریزی میڈیم سکولوں سے تعلیم پانے والوں سے بہتر انگریزی بولنا اور لکھنا آجاتا تھا۔ یہ ہم جو گھروں میں ماحول اور ماؤں کی آغوش تربیت سے نکال کر بچوں کو نرسری۔ مونٹیسوری اور کے جی کے درجات کے سپرد کر دیتے ہیں جہاں وہ "ھمٹی ڈمپٹی اور بابا بلیک شیپ" کی گردان کرتے رہتے ہیں ان سے ان کی اکثریت کی شخصیت منقسم ہو جاتی ہے اور اسی مرحلہ سے طبقاتی تقسیم کی ابتداء بھی ہو جاتی ہے۔

پھر ہمیں مغرب کے معاشرے کی یہ عبرت انگیزی بھی نہ جانے کیوں یاد نہیں رہتی جہاں ماں باپ بچے کو جس طرح نرسری کے سپرد کرتے ہیں۔ اسی طرح وہ بچہ جوان ہو کر انہیں "اولڈ ہاؤس" کے سپرد کر دیتا ہے مغرب میں نرسری اور اولڈ ہاؤس لازم و ملزوم ہیں۔ اقبال نے کہا تھا ؎

دبا رکھا ہے اس کو زخمہ ور کی تیز دستی نے
بہت نیچے سُروں میں ہے ابھی یورپ کا واویلا

یا کہ ؎

باقی صفحہ ۷ پر

بقیہ صفحہ ۴

تو میری کم مائیگی والی زندگی پر موت وارد ہو جائے گی
اور ہر وہ چیز جو اچھی ہے وہ چمکنے لگے گی
اور در حقیقت یہی میرا حقیقی وجود ہو گا
یعنی یہی میں ہوں گا۔

بقیہ صفحہ ۳

آپ کو عرض کئے دیتی ہوں اور امیدوار ہوں کہ آپ قبول فرماویں گے میری بھی خواہش ہے اور کئی عورتوں اور لڑکیوں کی بھی خواہش ہے کہ میاں صاحب درس کرائیں آپ برائے مہربانی درس صبح ہی شروع کرا دیں میں آپ کی نہایت مشکور و ممنون ہوں گی۔

امۃ الحیٔ بنت نور الدین

(بحوالہ تاریخ لجنہ اماء اللہ جلد اول ۲۳ ص ۲۲)

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ حضرت امۃ الحیٔ صاحبہ کے درجات اپنے قرب میں بلند فرماتا رہے۔

بقیہ صفحہ ۴

کہ جب چوہدری صاحب مسلسل بیمار رہنے شروع ہو گئے تو بغرض علاج اسلام آباد جانے کا پروگرام بنایا۔ وہاں جانے سے پہلے جامعہ احمدیہ میں ملنے کے لئے کار میں تشریف لائے چوہدری صاحب بیماری کی وجہ سے جامعہ کی سیڑھیاں نہیں چڑھ سکتے تھے تمام اساتذہ اور تلامذہ کمروں سے باہر آکر جامعہ کے سامنے چوہدری صاحب سے ملے اور چوہدری صاحب کی صحت کے لئے اجتماعی دعا ہوئی اور انہیں رخصت کیا۔ لیکن کچھ عرصہ بعد آپ اپنے مولا حقیقی کے سامنے حاضر ہو گئے۔ اور اپنی نہ ختم ہونے والی یادیں باقی چھوڑ گئے۔ پس ہم حضرت احدیت کے حضور سجدہ ہجود ہیں کہ اے اللہ تو حضرت چوہدری صاحب سے رحمت اور بخشش کا سلوک فرما اور ہمیں ان بزرگوں کے نیک نمونوں کو زندہ رکھنے کی توفیق بخش۔ آمین

بقیہ صفحہ ۶

خبر ملی ہے خدایانِ بحر و بر سے مجھے
فرنگ رہگذرِ سیلِ بے پناہ میں ہے

مغرب اپنی علمی اور فنی طاقت اور افراد کے جذبہ حب الوطنی اور محنت کی وجہ سے بہت سی تباہیوں سے بچا ہوا ہے۔ اس حب الوطنی میں ان کی زبان کا بڑا اہم کردار ہے اور اہلِ مغرب کے ہر ملک کی زبان انگریزی نہیں ہے۔ مشرق میں علمی۔ تکنیکی اور فنی اعتبار سے جاپان کی ترقی قابل رشک ہے اس میں بھی ان کی قومی زبان کا بڑا کردار ہے۔ پھر ہم نے یہ کیونکر سمجھ لیا ہے کہ انگریزی کے سہارے کے بغیر عظمت کا کوئی مرحلہ طے نہیں کرسکتے۔

دنیا میں قوموں کے لئے ان کی زبان حریت کی علامت ہے محبت کا پیغام ہے اور علم کی نشانی ہے۔ ہمیں بھی محدود مفادات سے بلند ہو کر تعصبات سے دامن چھڑا کر قومی زندگی میں آزادی کی نعمت کی اہمیت کے ادراک کی توفیق ملے تو پھر ہمیں اس حقیقت کے شعور میں بھی زیادہ وقت نہیں لگے گا۔ کہ قوموں کی زندگی میں قومی زبان کو مرکزی اور محوری حیثیت حاصل ہوتی ہے۔

(ہفت روزہ لاہور ۲۷۔ اگست ۹۴ء)

اطلاعات و اعلانات

نکاح

○ عزیزہ محترمہ امۃ القدیر عالیہ صاحبہ بنت مکرم رانا دوست محمد صاحب محلہ دار العلوم وسطی ربوہ کا نکاح مکرم رانا مظفر احمد صاحب ابن رانا نیاز احمد صاحب آف جرمنی کے ساتھ بعوض پچاس ہزار روپے حق مہر پر مکرم مولانا سلطان محمود صاحب انور نے بیت المبارک میں ۹۴-۱۱-۱۸ کو پڑھا محترمہ امۃ القدیر عالیہ صاحبہ مکرم رانا محمود احمد صاحب کی پوتی اور مکرم مظفر احمد صاحب رانا مہدی خان صاحب کے پوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ دونوں خاندانوں کے لئے مبارک فرمائے۔

ولادت

○ ہومیو ڈاکٹر مسرور کریم صاحب بھٹی رحمت بازار ربوہ کو خدا تعالیٰ نے ۲۶۔ اگست ۹۴ء کو تیسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ جس کا نام عطاء الرافع علی رکھا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ نو مولود کو خادم دین بنائے۔ نیز کامل صحت والی عمر دراز سے نوازے۔

درخواست دعا

○ محترمہ نذیر بیگم صاحبہ سانگلہ ہل اہلیہ مکرم طالب حسین اعوان (وفات یافتہ) ہائی بلڈ پریشر اور آرتھرائٹس کی شدید تکلیف میں مبتلا ہیں۔ ان کی کامل صحت یابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم مبارک احمد پراچہ صاحب منڈی بہاؤالدین پچھلے ماہ سے آنکھوں کی تکلیف میں مبتلا ہیں اور محترم جنرل نسیم صاحب کے زیر علاج ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

○ محترم مرزا محمد مسعود احمد صاحب ابن مکرم مرزا محمد افضل صاحب (جو حضرت منشی جلال الدین صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ کے پوتے تھے) بقضائے الٰہی بعمر ۸۴ سال مورخہ ۹۴-۱۱-۲۸ کو شیخوپورہ میں وفات پا گئے۔ آپ مکرم محمد منصور احمد صاحب ایڈووکیٹ شیخوپورہ کے والد تھے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ قبرستان ربوہ میں دفن کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔

تحریک جدید کے ضمن میں مجلس انصار اللہ کی ذمہ داری

عہدیداران کی خاص توجہ کیلئے

۱۔ دفتر اول کے تمام وفات یافتگان کے بند کھاتوں کا ان کے ورثاء کے ذریعہ از سر نو احیاء کروانا۔

۲۔ اب تک تحریک جدید میں شامل نہ ہونے والے تمام افراد جماعت بشمول نومبایعین کو اس کے دفتر چہارم میں شامل کرنا۔ نہ کمانے والوں سے کم از کم وعدہ =/۲۴ روپے سالانہ ہے۔

۳۔ ہر غیر معیاری وعدہ کو معیاری بنانا۔ معیاری وعدہ ایک ماہ کی کل آمد کا کم از کم پانچواں حصہ ہے۔

۴۔ زیادہ سے زیادہ افراد جماعت کو معاونین خصوصی بنانا۔ اس کے لئے معیار اول کا کم از کم وعدہ ایک ہزار روپے اور معیار دوم کا کم از کم وعدہ پانچ صد روپے ہے۔

۵۔ زیادہ مالی وسعت رکھنے والے مخلصین سے ان کی حیثیت کے مطابق وعدے لینا۔

۶۔ اپنی مساعی اور نتیجہ سے معین اعداد و شمار کے ساتھ مرکز کو باقاعدہ اطلاع دیتے رہنا۔

قائد تحریک جدید
مجلس انصار اللہ پاکستان ربوہ

آمین و کامیابی

○ عزیز جواد احمد ظفر ابن مکرم حوالدار ظفر احمد صاحب نے چھ سال دس ماہ کی عمر میں صحیح تلفظ سے قرآن ختم کیا ہے۔ نیز عزیز موصوف نے پہلی کلاس میں دوسری پوزیشن حاصل کی ہے۔ اسی طرح عزیز فواد احمد ظفر ابن مکرم حوالدار ظفر احمد صاحب نے چوتھی کلاس میں دوسری پوزیشن حاصل کی ہے۔ احباب سے عزیزان کی مزید کامیابیوں کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

نتائج مقالہ نویسی خدام الاحمدیہ پاکستان ۹۳-۹۴ء بعنوان "کسوف و خسوف کا نشان"

○ اول مسعود ناصر صاحب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور
دوم۔ عمران ارشد صاحب دار الذکر لاہور
سوم۔ حامد مقصود عاطف صاحب دار العلوم غربی ربوہ

اللہ تعالیٰ یہ اعزاز ان کے لئے مبارک فرمائے۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

نمایاں اعزازات

○ گورنمنٹ فضل عمر گرلز ہائی سکول ربوہ کو دوسری مرتبہ فیصل آباد ڈویژن میں پرائمری سطح پر سب سے زیادہ وظائف حاصل کرنے پر وزیر تعلیم کی طرف سے شیلڈ اور تین ہزار روپیہ نقد انعام ملا ہے۔

☆ سکول ہذا کی دو طالبات نے ادبی مقابلہ جات میں ضلع جھنگ میں اول پوزیشن حاصل کی ہے۔

۱۔ رفیقہ حناء بنت خواجہ برکات احمد "اقبالیات میں" اول
۲۔ مہوش ہادی بنت ہادی حیات۔ انگریزی تقریر میں اول

☆ اسی طرح رفیقہ حناء بنت خواجہ برکات احمد نے فیصل آباد ڈویژن میں اقبالیات میں پہلی پوزیشن حاصل کی ہے۔

احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ دعا کریں کہ یہ اعزازات سکول اور طالبات کے لئے مزید نمایاں کامیابیوں کا پیش خیمہ بنیں۔

ہیڈ مسٹرس
گورنمنٹ فضل عمر گرلز ہائی سکول ربوہ

مفید اور موثر دوائیں
• تریاق اطہراء: مرض اطہراء کی مشہور اور مفید ترین گولیاں فی ڈبی 20/
• نورِ نظر: اولاد نرینہ کیلئے کامیاب ترین دوا۔ فی کورس 625/ اور 125/
• سپاری پاک: لیکوریا کے لئے طب یونانی کی مشہور و معروف دوا۔ فی ڈبی 30/
• زوجام عشق خاص: قوت وامساک کی مشہور عالم گولیاں فی ڈبی 30 گولی 300/
اطباء اور طبی سٹاکسٹ توجہ فرماویں۔
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ
فون: 211538

خبریں

ربوہ: 3 دسمبر-1994ء
صبح سے ہلکے بادل ہیں
درجہ حرارت کم از کم 12 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 22 درجے سنٹی گریڈ

○ قائد حزب اختلاف نے اسلام آباد میں ایک ہنگامی پریس کانفرنس میں ٹیلی فون کی ریکارڈ کی ہوئی گفتگو کے ٹیپ جاری کئے ہیں قائد حزب اختلاف نے کہاکہ ان ٹیپوں سے پتہ چلتاہے کہ صابر شاہ حکومت ہارس ٹریڈنگ سے ختم کی گئی۔ ان ٹیپوں سے پتہ چلتا ہے کہ مہران بینک سے صابر شاہ حکومت کے خاتمہ کے لئے ۲۶ کروڑ روپے ہارس ٹریڈنگ پر صرف کئے گئے۔ اس کے عوض مہران بینک کو نئی مراعات دی گئیں۔ انہوں نے کہاکہ اگر یہی ٹولہ برسراقتدار رہاتو ملکی سلامتی خطرے میں پڑ جائے گی۔ انہوں نے یاد دلایا کہ اپوزیشن نے مہران بینک سکینڈل کی تحقیقات کے لئے مشترکہ پارلیمانی کمیشن کے قیام کا مطالبہ کیا تھا جس میں کہا گیا تھاکہ کارروائی ٹی وی پر دکھائی جائے۔ تاکہ پوری قوم حقائق سے آگاہ ہو سکے۔ انہوں نے کہاکہ ہمارے پاس ثبوت موجود ہیں جن سے ۱۹۹۳ء کے انتخابات کا منصفانہ ہونامشکوک نظر آتا ہے۔

○ حزب اختلاف کے ترجمان نے بتایا ہے کہ مہران بینک کے ایگزیکٹو ڈائریکٹر حمید قدوائی نے خود یہ کیسٹ تیار کی ہے۔ ان ٹیپوں میں مسٹر قدوائی کی مسٹر آفتاب شیرپاؤ سے بات چیت ہے اس کے علاوہ اور اہم لوگوں کی بھی بات چیت ہے۔ لیکن صدر یا وزیراعظم میں سے کسی کی آواز نہیں ہے۔

○ حکومتی ذرائع نے ان ٹیپوں کی صداقت سے انکار کیاہے اور ان کو جعلی قرار دیا ہے۔ ذرائع نے کہاہے کہ سب جانتے ہیں کہ مسٹر قدوائی نواز شریف کے خاص آدمی ہیں۔ مسٹر شیرپاؤ نے بھی ان ٹیپوں کو جعلی قرار دیا ہے۔

○ وزیراعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے برطانوی سرمایہ کاروں کو پانچ ارب ڈالر کا پیکیج پیش کیا ہے۔ نئی سرمایہ کاری بجلی کی ترسیل' آئل ٹرمینل کے قیام اور ریلوے لائن بچھانے کے شعبہ میں ہو گی۔ برطانوی سرمایہ کاروں نے "بے نظیر پیشکش" کو قبول کرلیاہے۔ ۵۰۔ ارب روپے کے معاہدے پر دستخط ہو گئے۔ وزیراعظم کی دعوت پر ۹۔ برطانوی کمپنیوں نے سرمایہ کاری کے معاہدے کے لئے آئندہ چند ہفتوں میں مزید ۵۰۔ ارب روپے کی سرمایہ کاری ہو گی۔ دو کمپنیوں نے پاکستانی فنڈ قائم کر دیا ہے۔ جو کہ جنوری ۹۵۔ سے کام شروع کرے گا۔

○ پنجاب کے گورنر نے اعلان کیا ہے کہ پنجاب بھر میں یونیورسٹیوں اور بورڈوں کے امتحانات ایک ہی روز ہوا کریں گے۔ کسی ادارے کے امتحان یا نتیجہ میں ایک دن کی بھی تاخیر ہوئی تو اس ادارے کے سربراہ کو برطرف کردیا جائے گا۔

○ سابق چیف آف آرمی سٹاف جنرل مرزا اسلم بیگ جنوری میں نئی سیاسی پارٹی کے قیام کا اعلان کریں گے۔

○ پنجاب بھرکی مساجد اور امام بارگاہوں سے اسلحہ ہٹانے کا حکم دے دیا گیا ہے۔ اسلحہ کی عوامی نمائش پر پابندی لگادی گئی۔ مذہبی و غیر مذہبی جلوسوں میں ہتھیاروں کی نمائش نہیں ہو گی۔ تعلیمی اداروں اور دینی مدارس کی عمارات میں بھی اسلحہ رکھنا ممنوع قرار دے دیا گیا عدالتی احاطوں اور سرکاری دفاتر میں بھی اسلحہ لے کر آنے پر پابندی ہو گی۔ خلاف ورزی پر سات سال قید کی سزا دی جائے گی۔ اس حکم کا اطلاق ۱۰۔ دسمبر سے ہو گا۔

○ تحریک جعفریہ کے سربراہ مسٹر ساجد نقوی نے کہا ہے کہ شمالی علاقوں کو اسماعیلی ریاست بنانے والی سوچ کو بارود سے اڑادیں گے۔ حکومت اسرائیل کو تسلیم کرنے کی سازش کر رہی ہے لیکن تحریک جعفریہ اسے ناکام بنادے گی۔

○ پنجاب کے بعد دوسرے صوبوں کو بھی ناجائز اسلحہ کی روک تھام کی ہدایت کردی گئی ہے۔

○ سوئی فیلڈ میں دوسرے روز بھی ہڑتال جاری رہی۔ ملک بھر میں گیس کی سپلائی بند کرنے کی دھمکی دے دی گئی ہے۔

○ ساہو والہ (سمبڑیال) میں یوٹیلی سٹورز سے گھی لینے والوں پر پولیس نے لاٹھی چارج کیا۔ جس سے متعدد افراد زخمی اور بعض بے ہوش ہو گئے۔ تشدد کا شکار ہونے والوں میں خواتین بھی شامل تھیں۔ لوگ صبح سے جی سی پی گھی لینے کے لئے قطاروں میں کھڑے تھے۔

○ ایم کیو ایم الطاف گروپ نے کراچی کو علیحدہ صوبہ بنانے کے مطالبے سے دستبردار ہونے کا اعلان کیا ہے۔

○ حکومت نے حزب اختلاف کی طرف سے پیش کردہ کیسٹوں اور ان پر مبنی الزامات کو چیلنج کرنے کا فیصلہ کیاہے۔ صدر لغاری نے چین روانگی سے پہلے وزیر داخلہ اور اعلیٰ سرکاری حکام سے اس مسئلہ پر بات کی۔ اور خواہش ظاہر کی کہ ان بے بنیاد الزامات کو عدالت میں چیلنج کرنے کا جائزہ لیا جائے۔ صدر نے کہاکہ کردار کشی کرنے اور بے بنیاد الزامات لگانے والوں کو کھلا نہ چھوڑا جائے۔ حکومت کی جانب سے صدر کو بتایا گیا ہے کہ کیسٹ جعلی ہیں۔ گفتگو کی واقعاتی شہادت موجود نہیں۔

○ حکومتی ذرائع نے کہا ہے کہ مہران بینک میں زیادہ رقوم سابق وزیر اعلیٰ صابر شاہ کے دور میں جمع کروائی گئیں۔

○ سرحد کے وزیر اعلیٰ مسٹر آفتاب احمد خان شیرپاؤ نے کہا ہے کہ ریکارڈ گواہ ہے کہ مہران بینک سے کس نے فائدے حاصل کئے۔ ہم نے تو یونس حبیب کو جیل میں ڈالا ہے۔

○ وفاقی وزراء کا کہنا ہے کہ اپوزیشن نے جو وائٹ پیپر جاری کیا ہے وہ جھوٹ کا پلندہ ہے اس سے توہین عدالت کی گئی ہے انہوں نے سوال کیاکہ ان الزامات کو جاری کرنے میں جو ایک سال لگایا گیا ہے معلوم ہوتا ہے کہ اس کی وجہ کیسٹیں تیار ہونے کا انتظار کرنا تھا۔ اگر اپوزیشن کے پاس ثبوت ہوتے تو وہ انہیں تحقیقاتی کمیشن کے سامنے پیش کرتی۔

○ ٹیلی فون گفتگو پر مبنی ٹیپوں کے بارے میں عام لوگ یہ سمجھنے سے قاصر ہیں کہ کون سچا ہے اور کون جھوٹا ہے۔ تاہم فوری طور پر عوام میں ایماندار سیاستدانوں کی کمی کا تاثر ابھرا ہے۔ وائس آف امریکہ اور بی بی سی نے کہا ہے کہ کسی غیر جانبدار ذریعے سے ٹیپوں کی سچائی کی تصدیق نہیں ہو سکی۔ حکومت اور اپوزیشن پہلے بھی کئی بار ایک دوسرے پر مختلف الزامات عائد کرچکے ہیں مگر تردید ہو جاتی ہے۔ حزب اختلاف نے خاصی تیاری کرکے یہ ٹیپ جاری کئے ہیں۔ لیکن یہ نہیں بتایا گیاکہ یہ ٹیپ کہاں سے لئے گئے۔

○ کراچی میں مخالفین کو اغوا کرکے تشدد کرنے اور پھر ہلاک کردینے کے واقعات میں مزید ۳۔ افراد ہلاک ہو گئے۔ صابر کالونی میں مسلح افراد کی فائرنگ سے ایک شخص ہلاک ہو گیا۔

ایکسپورٹ کوالٹی
زنانہ و مردانہ
لیدر جیکٹس اور واسکٹ
خان بابا
گولبازار ربوہ
فون ۲۱۲۲۳۳

اعلان داخلہ
الصادق ماڈرن نرسری (پری) سکول ربوہ میں برائے سال 1995ء نرسری کلاس کا داخلہ اللہ نے چاہاتو ۱۱ دسمبر تا 22 دسمبر ہوگا۔ آفس ٹائم 8-30 صبح تا 1 بجے ہوگا۔ سکول میں جمعہ اور ہفتہ کے روز چھٹی ہوتی ہے۔
پرنسپل
الصادق ماڈرن نرسری (پری) سکول
4/22 دارالرحمت شرقی الف ربوہ

ڈش انٹینا
بہترین رزلٹ والا
6 فٹ /5500
اب صرف 8 فٹ /7000
بمعہ مکمل سامان گارنٹی کے ساتھ
ڈش ماسٹر
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون 211274

ربوہ میں پہلی بار
شاد شاپنگ سنٹر اقصیٰ روڈ ربوہ
والوں کی خصوصی پیشکش
• وکی رضائیوں کی مکمل ورائٹی پر 10% رعائت
وکی اسٹاکسٹ بانو بازار ربوہ
فون: 212254
مقصود احمد قمر

عنقریب افتتاح
ہر قسم کے زیورات کا مرکز
انوار گولڈ سمتھ
اکرام مارکیٹ اقصیٰ روڈ۔ ربوہ
بالمقابل الائیڈ بنک
پروپرائیٹر: انوار احمد ولد
ڈاکٹر عبد الغفور زاہد آف سرگودھا